

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر عورت قربانی کرنا چاہے تو کیا وہ سر میں کٹھنچی نہ کرے دریں حالت اگر وہ دس دن تک ایسا نہ کرے تو اسے شدید دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے صحیح حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(إِذَا دَخَلْتَ الْغُضْرَ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُلْفِخَ، فَلَا يَخْسُ مِنْ شَعْرِهِ، وَلَا مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا) (رواہ النسائی فی کتاب الضحایا، باب 1 والدارمی فی کتاب الاضاحی، باب 1 وفی رواۃ)

”جب عشرہ ذی الحجہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی دینا چاہے تو وہ اپنے بالوں اور جسم سے کچھ نہ اکھاڑے گا۔“

: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا زَنَيْتُمْ بِلَالٍ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُلْفِخَ، فَلْيَبْكُ عَنْ شَعْرِهِ وَأُظْفَارِهِ») (رواہ مسلم فی کتاب الاضاحی باب 8)

”جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے جو کوئی قربانی دینا چاہے تو اسے چلبیسے کہ وہ اپنے بالوں اور ناخنوں سے کچھ نہ لے یعنی کچھ نہ کاٹے۔“

علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بال مونڈنا، کاٹنا، اکھاڑنا یا پاؤں وغیرہ سے ان کا ازالہ کرنا ہے، یہ سب کچھ منع ہے۔ اس بناء پر کٹھنچی کرنا یا بالوں کا سنوارنا اس ممانعت کے تحت نہیں آتا۔ اسی طرح بالوں کا دھونا وغیرہ بھی منع نہیں ہے۔ اگر بلا ارادہ کوئی بال گر جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ مذکورہ بالا تصریحات کی روشنی میں عورت کے لیے ضرورت کے پیش نظر بالوں میں کٹھنچی کرنا جائز ہے۔ قربانی نفل ہو یا کوئی اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم۔۔۔ شیخ ابن جبرین۔۔۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

قربانی، صفحہ: 163

محدث فتویٰ